71

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دوبار
فی پرچہ ۱؎
قادیان

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۷۱ | مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۸ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ۶ مارچ کی شام کو دل کی تکلیف کا دورہ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے رات کو بھی تکلیف رہی آج ۸ کو کچھ افاقہ ہے۔ احباب دردِ دل سے حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ۴ مارچ انبالہ اور لاہور کے سفر سے واپس آئے۔ اب سائمن کمیشن سے ملنے اور بعض دیگر کاموں کے لئے گورداسپور اور لاہور جا رہے ہیں ؛

سال ٹوون کمیٹی کے ممبر اور پریذیڈنٹ صاحب بہت کوشش اور سرگرمی سے قصبہ کی صفائی اور دیگر ضروریات کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ جلدی قصبہ کی حالت میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگے گا ؛

۲۰ جون کے جلسوں میں لیکچر دینے والوں کی تعداد

لیکچراران جلسہ ہائے ۲۰ جون کے سلسلہ میں ۴ مارچ تک ۵۰۲ نام درج ہو چکے ہیں۔ ان میں سے احمدی ۴۲۷۔ دوسرے فرقوں کے مسلمان ۶۸ اور غیر مسلم ۷ ہیں۔

اس تعداد کی تفصیل یہ ہے۔

پنجاب کے اضلاع:۔ گورداسپور ۳۸۔ سیالکوٹ ۳۵۔ جالندھر ۱۳۔ گجرات ۲۵۔ سرگودھا ۱۹۔ امرتسر ۵۔ لاہور ۳۳۔ گوجرانوالہ ۲۰ شیخوپورہ ۱۱۔ جہنید ۱۔ لدھیانہ ۶۔ ملتان ۶۔ فیروزپور ۳۱۔ انبالہ ۱۔ منٹگمری ۷۔ کانگڑہ ۵۔ ہزارہ ۲۔ میانوالی ۱۔ ہوشیارپور ۱۹۔ حصار ۲۔ لائل پور ۱۱۔ پٹیالہ ۱۸۔ گوڑگاؤں ۱۔ اٹک ۶۔ کرنال ۱۰۔ ڈیرہ غازی خاں ۵۔ راولپنڈی ۶۔ جھنگ ۲۔ مظفرگڈھ ۶۔

صوبہ وار تفصیل باقی صوبجات ہند:۔ صوبہ بنگال ۲۱۔ بہار اڑیسہ ۹۔ سرحد ۱۷۔ سندھ ۵۔ یوپی ۱۷۔ دہلی ۹۔ بمبئی ۲۔ حیدرآباد ۷۔ ممالک متوسط ۲۔

چونکہ بعض احباب نے اپنے پتوں میں ضلع اور صوبہ نہیں لکھا۔ اس لئے ان کے نام اس تفصیل میں شامل نہیں ہو سکے ؛

خاکسار یوسف علی پرائیوٹ سکرٹری

اخبار احمدیہ

قرآن کریم کا درس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشا کے مطابق جماعت احمدیہ سوگھڑہ ضلع گجرات ایک درس قرآن کریم جاری ہو گیا ہے جس میں احباب شوق سے شامل ہوتے ہیں۔

عاجز سید صمصام الدین احمد احمدی سوگھڑہ

۲۔ جلسہ سالانہ سے واپسی پر درس قرآن شریف مسجد میں شروع کر دیا گیا ہے۔ درس کتب حضرت اقدس پہلے بھی ہوتا تھا۔ مگر اب ہفتہ میں دو دفعہ کر دیا گیا ہے۔

خاکسار گل محمد از خوشاب

اطلاع مخدومی چودھری محمد اسمٰعیل صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر جھنگ مگھیانہ سے تبدیل ہو کر کوٹ کپورا سٹیشن پر تشریف لائے ہیں۔ گرد و نواح کے احباب مطلع رہیں۔ انشاء اللہ جمعہ کی نماز یہاں ہوا کریگی۔

نصیر علی احمدی از سٹیشن کوٹ کپورا جنکشن

درخواست دعا میں ۱۵ مارچ کو ایک سلکشن کمیٹی کے سامنے پیش ہونگا۔ اور بہت سے امیدوار بھی پیش ہوں گے۔ یہ میرا آخری موقعہ ہے۔ تمام احمدی برادران سے گذارش ہے۔ کہ میری کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار عبد الشکور از اجمیر

۲۔ خاکسار ایک مقدمہ میں گھرا ہوا ہے۔ استدعا ہے کہ ناظرین اخبار خاکسار کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

شیر محمد احمدی۔ بلاچور

۳۔ خاکسار کا پھوپھی زاد بھائی چوہدری غلام حیدر احمدی سخت بیمار ہے۔ تمام احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا کرے۔

عاجز علی محمد احمدی خوجیانوالی

۴۔ میرا بھائی محمد اسمٰعیل سخت بیمار ہے۔ احباب دعا ءِ صحت فرمائیں۔ شریف احمد احمدی نوشہرہ چھاؤنی

اعلان نکاح خاکسار کے لڑکے نثار محمد احمدی کا نکاح عزیزم محمد شفیع احمدی کی صاحبزادی مسماۃ رسولن بی بی کیساتھ بعوض پانچسو روپیہ بتاریخ ۲ مارچ ۱۹۲۸ء منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

خاکسار حاجی محمد عبد الواحد سوداگر سکرا۔ ضلع ہمیرپور

ولادت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں ۲۲ فروری کو لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو مخلص احمدی و خادم دین بنائے

خاکسار محمد انعام اللہ احمدی دولت پور

دعائے مغفرت چوہدری نواب خاں صاحب سفید پوش ورجسٹر سیکرٹری جماعت احمدیہ ہرام گھانہ بنگہ ۲۸ فروری ۱۹۲۸ء کو بعارضہ نمونیہ فوت ہو گئے۔ مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ احمدی بنگہ

سیالکوٹ میں عیسائیوں کا مباحثہ سے انکار

(از نامہ نگار الفضل)

سیالکوٹ میں عیسائیوں نے مباحثہ سے کھلم کھلا انکار کر دیا۔ ہم نے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہم نے اور عیسائیوں نے ۴ مارچ کو ایک مشترکہ کانفرنس کی۔ پادری بال صاحب کا لیکچر ان کے بائیبل کی خوبیوں پر تھا۔ اور مولوی اللہ دتا صاحب کا لیکچر قرآن پاک کی خوبیوں پر تھا۔ باوجود آندھی کے بے شمار مخلوق آئی۔ وکٹوریہ ہال میں لیکچر ہوئے۔ میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن میں اپنے رب کے اس فضل کا اظہار کروں جو ہمارے شامل حال رہا۔ نہ صرف عام پبلک نے ہمارے مضمون کو غالب قرار دیا۔ بلکہ عیسائی مردوں اور عورتوں نے اقرار کیا۔ کہ اسلام کا مضمون غالب رہا۔ اور ہم جماعت احمدیہ اور لیکچرار صاحب کے مشکور ہیں۔ کہ ہمیں ایسا مضمون سننے کا موقعہ ملا۔ پادری صاحب کو اس طریق پر بغیر دوسرے مذہب پر حملے کئے اور مضامین کے لئے بھی دعوت دی گئی۔ مگر انہوں نے بھری مجلس میں انکار کر دیا۔ اور چلے گئے +

احمدیہ گزٹ کی وی پی

جن انجمنوں نے تا حال جلد دوم کا ایک ایک روپیہ چندہ گزٹ نہیں بھیجا۔ اب آخر مجبور ہو کر ان کو ۱۰ مارچ کا گزٹ وی۔ پی کیا جائیگا۔ امید ہے وصول فرما کر حساب بے باق کر دیں گے

مہتمم طبع و اشاعت

نظم

کیا رہے

یہ نہیں چاہتا دنیا میں مرا نام رہے
میں رہوں یا نہ رہوں پر مرا اسلام رہے

احمدی اٹھ کہ نہ تو مورد الزام رہے
گونجتا چاروں طرف تیرا ہی پیغام رہے

حیف ہے تو بھی اگر طالب آرام رہے
تو تو ہر وقت ہی باندھے ہوئے احرام رہے

بن وہ سورج کہ چمکتا ہی سرِ بام رہے
کوئی کونہ بھی نہ چھوڑا ایسا جہاں شام رہے

نور سے اپنے تو عالم کو منور کر دے
نور بھی نور وہ تیرا ہو کہ جو عام رہے

ہو تو اک تیرے ہی جلوے کی ضیا ہو ہر سو
کوئی ہو کافر و دیندار ترا رام رہے

تو نہ ٹھہرے کہیں بڑھتا ہی چلا جائے یونہی
ساری دنیا بھی اگر روک رہے تھام رہے

دل دلائل سے ہی تسخیر ہوا کرتے ہیں!
ہاتھ میں تیرے ہی ایک ہی صمصام رہے

تو رہے مہبطِ افضال الٰہی بن کر
تیرا ہر فرد جو ہو حامل انعام رہے

تیرے میخانے کا عالم ہو زمانے سے الگ
مست میخوار رہیں رقص کناں جام رہے

تو وہ شان اپنی دکھا دے کہ زمانہ بھر میں
تیری ہیبت سے عدو لرزہ براندام رہے

تو جو اسلام پہ مرنے کا تہیہ کر لے
پھر یہ ممکن ہے کہ کوشش تری ناکام رہے

غیر سے تجھکو الجھنے کی نہ فرصت ہو کبھی
اپنے ہی کام سے ہر وقت تجھے کام رہے

خادم آل محمدؐ ہے تو کچھ فکر نہ کر
جسکو دعویٰ ہو غلامی کا وہ بدنام رہے؟

آج منظور جو بیکس ہے تو پرواہی نہیں
کیا کسی کے ہیں سدا ایک سے ایام رہے

منظور احمد از سلانوالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۸ء

مولوی محمد علی صاحب کا اظہار افسوس

مستریوں کے فتنہ کی آڑ لے کر ایک عرصہ سے "پیغام صلح" میں جو غلاظت اچھالی جا رہی ہے۔ اور جو رویہ پیغام صلح کا اس فتنہ میں اب تک چلا آتا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے اس وقت تک تو مولوی محمد علی صاحب خاموش چلے آتے تھے۔ مگر "پیغام صلح" مورخہ ۲۹ر فروری کے ایک نوٹ میں جو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا اس غلاظت کی بدبو جناب مولوی صاحب موصوف تک بھی پہونچ گئی ہے۔ جبکہ اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنے کے بعد ۱۵۔ فروری کے "پیغام صلح" نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار "اہلحدیث" سے ایک مضمون صفحہ اول پر نقل کیا۔ مگر اس نے بھی مولوی صاحب کی طبیعت پر صرف اس قدر اثر کیا کہ انہوں نے اتنا لکھدیا۔

"میں نے اسے بہت افسوس سے پڑھا ہے۔ اور یہ کہ مجھے امید ہے۔ کہ آئندہ اس قسم کے مضامین کا اس میں اعادہ نہ ہوگا"

اگر جناب مولوی صاحب پہلے کی طرح اب بھی خاموش ہی رہتے۔ تو ہمیں اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ "پیغام صلح" اور اس سے تعلق رکھنے والوں کی طرف سے ہمارے متعلق جو کچھ ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اس کے سوا ان سے نہ کسی سلوک کی کبھی توقع ہوئی ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ مگر اب یہ ضرور عرض کریں گے۔ کہ اتنا عرصہ خاموش رہنے اور "پیغام صلح" کو شرارت کا پورا پورا موقع دینے کے بعد انہوں نے جو اعلان کیا ہے۔ وہ بھی اس بات کا مظہر ہے۔ کہ یہ محض دفع الوقتی کے لئے کیا گیا ہے۔

جب سے ذاتیات کے خلاف نہ لکھنے کا اقرار ہوا ہے۔ ہم نے نہایت سختی کے ساتھ اس کی پابندی کی ہے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے سخت سے سخت اشتعال کے موقعہ پر بھی رشتہ تحمل کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ بلکہ کئی مواقع پر غیر مبایعین سے نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ اخباری رنگ میں جس قدر امداد دی جا سکتی تھی۔ اس سے بھی دریغ نہیں کیا۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے اس معاہدہ کی بہت کم پرواہ کی ہے۔ جو مولوی محمد علی صاحب نے کیا تھا شاید اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ غیر مبایعین چونکہ مولوی محمد علی صاحب کو واجب الاطاعت امام نہیں سمجھتے۔ بلکہ صرف اپنی انجمن کا پریذیڈنٹ قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے اقرار پر عمل کرنا یا ہر موقعہ پر اسے نو پیش نظر رکھنا ضروری نہ سمجھتے ہوں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کو خود تو اپنے اقرار کو مناسب وقعت دینی چاہیئے تھی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور جو نوٹ شائع کیا۔ اس میں بھی "پیغام صلح" کی اس فتنہ انگیزی کی مذمت نہیں کی۔ نہ اس کی افتراپردازیوں اور الزام تراشیوں سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ صرف "اہلحدیث" سے مضمون نقل کرنے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم اپنے اس سابقہ خیال میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہیں۔ جو بایں الفاظ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ "خود مولوی محمد علی صاحب نے ان لوگوں کی باتوں کی تکذیب کی ہے"۔

جناب مولوی صاحب کا یہ چند سطری اعلان اگرچہ بہت کچھ احتیاط سے لکھا گیا ہے۔ تاہم اس سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے "پیغام صلح" میں "اہلحدیث" کے مضمون کا شائع ہونا پسند نہیں کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"پیغام صلح کی شان اس سے بلند ہونی چاہیئے۔ کہ اس میں ایسے مضمون نقل کئے جائیں"۔ اور آیندہ کے لئے ایسے مضامین کی اشاعت یہ کہکر روک رہے ہیں۔ کہ "مجھے امید ہے۔ کہ آیندہ اس قسم کے مضامین کا اس میں اعادہ نہ ہوگا"۔ پھر اپنے احباب کو یہ نصیحت فرماتے ہوئے کہ "ایسی باتوں میں پڑنے سے جن سے کوئی غرض حاصل نہیں ہوتی۔ حتی الوسع پرہیز کریں"۔ یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ "پیغام صلح" کے اس مضمون کو نقل کرنے سے کوئی شریفانہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ پھر اس کے ساتھ ہی یہ فرما کر کہ "غرض کسی جماعت کو یا فرد کو راہ راست پر لانا ہونی چاہیئے۔ نہ کسی کی تذلیل"۔ یہ بتا رہے ہیں۔ کہ "پیغام صلح" نے یہ مضمون کسی کو راہ راست پر لانے کے لئے نقل نہیں کیا۔ بلکہ تذلیل کے لئے شائع کیا۔ اگر ان حالات میں بھی جناب مولوی صاحب صرف اظہار افسوس ہی کر سکتے ہیں۔ تو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کے اپنے امام کے متعلق جذبات اور احساسات کا صحیح اندازہ لگانے میں سخت کوتاہی کی ہے۔ ہاں اگر جناب مولوی صاحب اظہار افسوس کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ تو ہم انہیں معذور خیال کر لیں گے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ گذارش بھی کریں گے۔ کہ انہیں غیر مبایعین کی طرف سے کسی قسم کی ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کی تکلیف بھی نہیں اٹھانی چاہیئے۔

ہندوؤں کی تبلیغی کوششیں

ایک طرف بعض مسلمان جو مولانا کہلاتے ہیں تبلیغ اسلام کے متعلق کوئی جلسہ کرنا یا تبلیغ اسلام کا نام لینا گناہ سمجھتے ہیں۔ اور یہ تلقین کر رہے ہیں۔ کہ جب تک ہندوؤں سے مل کر انگریزوں کو ہندوستان سے نہ نکال دیا جائے۔ اس وقت تک اسلام کی تبلیغ کرنا جائز نہیں۔ لیکن دوسری طرف ہندو لیڈر ہیں۔ جو ہر رنگ اور ہر طریق سے اپنے مذہب کو ترقی دینے۔ اپنی تعداد میں اضافہ کرنے اور اپنے آپ کو مضبوط و طاقتور بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ چند ہی دن ہوئے۔ میرٹھ میں "اچھوت اقوام" کی ایک کانفرنس ہندوؤں کے زیر انتظام منعقد کی گئی جس کی صدارت کے فرائض لالہ لاجپت رائے صاحب نے ادا کئے۔ اس کانفرنس میں اور بھی کئی ایک مشہور آریوں نے حصہ لیا۔ اور اچھوتوں سے اپنی ہمدردی اور ان کے لئے اصلاح کی کوشش کرنے کا اقرار کیا۔

اسی دن یعنی ۲۰ر فروری کو دہلی میں آریوں نے جلسہ منعقد کیا جس کی صدارت سر سنکرنائر ممبر کونسل آف سٹیٹ نے کی۔ اس جلسہ میں معززین شہر کے علاوہ مہاراجہ صاحب شاہ پور رائے صاحب ہربلاس شاردا ایم۔ ایل۔ اے اور دیگر کئی لیڈر بھی شامل ہوئے۔ سر ہری سنگھ گوڑ۔ ایم۔ ایل۔ اے نے اپنی تقریر میں کہا۔

"میں آج ڈنکے کی چوٹ ہندوؤں کو بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ سماج تمہارے سر پر ایک بلند برج کی مانند ہے۔ آریہ سماج نے اپنے کرتویہ سے بتلا دیا ہے۔ کہ اچھوتوں کے درمیان اگر پہلے ایک ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ تو اب آدھ ہاتھ کا رہ گیا ہے۔ لیکن ہندوؤ! اب وقت آگیا ہے۔ کہ کمبھ کرن کی نیند چھوڑ کر آریہ سماج کے دوش بدوش ہو کر کام کرو"۔

ہندوؤں کی طرف سے اس قسم کے جلسے اور کانفرنسیں ہی نہیں ہو رہیں۔ بلکہ لیجسلیٹو اسمبلی میں لالہ لاجپت رائے نے اچھوتوں کی امداد کے لئے ایک کروڑ روپیہ منظور کرنے کی تحریک کی۔ اگرچہ یہ تحریک منظور نہ ہوئی۔ لیکن کیا اس قسم کی باتوں سے ادنے اقوام پر یہ اثر نہیں پڑے گا۔ کہ ہندو ان کی امداد کے لئے پوری جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور وہ آئندہ بھی ہندوؤں کے ہاتھوں میں اسی طرح کٹھ پتلی بنے رہیں گے جس طرح اب تک بنے ہوئے ہیں۔

کاش مسلمان اگر اسلام کے حکم کی وجہ سے نہیں۔ تو موقعہ کی نزاکت اور حالات کے تقاضا کو ہی مدنظر رکھکر اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان اقوام کی جو صدیوں سے ہندوؤں کے جور و ستم کا تختہ مشق بنی ہوئی ہے۔ اور اب نجات پانے کے لئے جلد و جہد کر رہی ہیں۔ دستگیری کریں۔

سائمن کمیشن اور ہندو

سائمن کمیشن کے ہندوستان آنے سے پیشتر ہی سے
ئی مسلمان لیڈر اس کے بائیکاٹ کا وعظ کر رہے تھے۔
ند اس کے آنے پر ان کی سرگرمیاں اس حد تک ترقی
ر گئیں۔ کہ ان لوگوں کو بھی جو اس کے بائیکاٹ کے تو حامی
یں۔ مگر اسے چند ضروری شرائط سے مشروط کرنا مناسب
یال کرتے تھے۔ اتحاد سوز اور ملک کے مفاد کی مخالفت
رنے والے سمجھا جانے لگا۔ حتےٰ کہ آپس میں خانہ جنگی کی
بت آگئی۔ مگر ہندوؤں کی جو حالت ہے۔ وہ ہندو سبھا کے
یصلہ سے ظاہر ہے۔ یہ سبھا ہندوؤں پر سب سے زیادہ
ز اور رسوخ رکھنے والی سبھا ہے۔ ملاپ ۷ مارچ میں پنجاب
وونشل ہندو سبھا کے اجلاس میں پاس شدہ جو ریزولیوشن
ائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے:-

"اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ کہ سائمن کمیشن کے
یکاٹ کے سوال کا آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی کارکن کمیٹی
نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ صاحب صدر یہ فیصلہ
یتے ہیں۔ کہ اس سوال کے متعلق فی الحال کوئی فیصلہ نہ
یا جائے گا"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں کی سب سے بڑی ذمہ وار
ر بااثر سبھا نے ابھی تک کمیشن کے بائیکاٹ کے متعلق
ئی فیصلہ ہی نہیں کیا۔ اور چند ایک لیڈر محض مسلمانوں کو
الطہ دینے کے لئے ان کے ساتھ شامل ہیں۔ ورنہ وہ
ب جانتے ہیں۔ کہ ہندو بحیثیت قوم اسی فیصلہ پر عمل کرینگے
ہندو مہاسبھا کی طرف سے صادر ہوگا۔ اور وقت آنے
وہ بھی یہ کہہ کر ہندو مہاسبھا کے حکم کی تعمیل کرنے کے لئے
ر ہو جائیں گے۔ کہ ہم سبھا کے احکام کی خلاف ورزی نہیں
سکتے۔ مسلمان سوچ لیں۔ اس وقت ان کی کیا حالت
گی۔

خلوط انتخاب سے ہندوؤں کی غرض

آریہ اخبار ملاپ (یکم مارچ) لکھتا ہے:-

"یاد رہے۔ کہ ہندو نہ صرف ایسی اصلاحات نہیں چاہتے
ن میں فرقہ وارانہ زہر ہو۔ بلکہ وہ تو ایسے سوراجیہ کو بھی لات
ینگے۔ جو فرقہ وارانہ نیابت کے رتیلے ٹیلے پر کھڑا کیا گیا
۔ سوراجیہ ہی نہیں وہ فرقہ وارانہ بہشت کو بھی ٹھوکر لگا
نگے۔ اور خالص قوم پرستی کے دوزخ میں رہنا پسند کرینگے"
ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے اندر

حب الوطنی اور قومیت کا جذبہ اس قدر زوروں پر ہے۔ کہ
وہ ہندوستان میں کسی فرقہ بندی کو ایک لمحہ کے لئے بھی
گوارا نہیں کر سکتے۔ اور ملک میں ایسی قومیت کی روح دیکھنا
چاہتے ہیں۔ جس میں ہندو مسلمان کا کوئی امتیاز باقی نہ رہے
اور خالص قومیت نظر آئے۔ مگر متحدہ قومیت ہند کا یہی
علمبردار اور فرقہ بندی سے اس قدر متنفر اور بیزار اخبار اپنی
۲ مارچ کی اشاعت میں یوں رقمطراز ہے:-

"پیشتر کہ کوئی ریفارم پنجاب کو دی جائیں۔ ہندوؤں
کے حقوق اور مسلمانوں کے حقوق برابر کر دئے جائیں۔ جو جو
خاص رعائتیں مسلمانوں کو دی ہوئی ہیں۔ وہ سب کی
سب ہٹا دی جائیں۔ ہندوؤں کو زمینیں خریدنے کا حق دے
دیا جائے۔ ہندوؤں کو پولیس اور فوج میں اسی طرح بھرتی
کیا جائے۔ جیسا کہ مسلمانوں کو کیا جاتا ہے"۔

ملاپ کی یہ دورنگی واقعی قابل حیرت ہے۔ کل تک
آپ اس بہشت کو بھی ٹھکرا دینے پر تلے ہوئے تھے۔ جس
میں فرقہ وارانہ سوال پیدا ہوتا ہو۔ اور قومی دوزخ کو اس
پر ترجیح دے رہے تھے۔ مگر آج محض پولیس اور فوج میں
چند ملازمتیں حاصل کرنے کی خاطر خود ہی اس سوال کو پیدا
کر رہے اور وہ تمام قومیت جس کے دعوے نہایت بلند
آہنگی سے کل تک آپ کر رہے تھے۔ فراموش کر چکے ہیں
اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اگر ملاپ اور اس کے
ہم قوم لوگوں میں جذبہ قومیت حقیقی طور پایا جاتا ہے اور وہ
سچے دل سے ہندوستان میں ایک خالص ہندوستانی
قوم پیدا کرنے کے متمنی اور آرزومند ہیں۔ تو کیا وجہ ہے
کہ اس خواہش اور آرزو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے صرف
نیابت اور نمائندگی تک ہی محدود رکھا جاتا ہے۔ اور صرف
کونسلوں کو اس فرقہ وارانہ وبا سے پاک وصاف کرنے کی
جدوجہد کی جاتی ہے۔ لیکن ملازمتوں اور دیگر حقوق کے
حصول میں اس اصول کو متروک کر دیا جاتا ہے۔ اور محض
چند ایک معمولی ملازمتوں پر بھی جن کو ہندو کم مشاہرہ اور
جان جوکھوں کا کام سمجھ کر چھوڑے بیٹھے ہیں مسلمانوں کا غلبہ
گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کا مقصد مخلوط
انتخاب کی ترویج سے ملک میں قومیت اور اتحاد کے
سازگار فضا پیدا کرنا نہیں۔ بلکہ محض مسلمانوں کی پامالی
مدنظر ہے۔ مسلمان راہنماؤں کو ان حالات سے سبق
حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اپنی قوم کے حقوق کی حفاظت کا
بہترین انتظام سوچنا چاہیئے۔

سکھوں کا دھرم پرچار

آریہ اور ہندو اپنے مذہب کی اشاعت میں جس سرگرمی
اور انہماک کا ثبوت دے رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ اب
سکھوں کو بھی دیکھئے۔ اخبار شیر پنجاب (۱۹ فروری) "اچھوت
سدھار کانفرنس" کے عنوان سے اپنی قوم کو مخاطب کرتا
ہوا لکھتا ہے:-

"اس وقت پنتھ کے سامنے سب سے بڑا کام دھرم
پرچار ہے۔ اچھوت سدھار میں کامیابی ہونے پر ہم ہر پہلو میں
ترقی کر سکتے ہیں۔ اور وہ تمام خرابیاں جو آج کل ہمارے پالٹکس
میں نمودار ہو گئی ہیں۔ اس سے دور ہو سکتی ہیں۔ جس دھرم
کے پیروؤں کی تعداد کم ہو۔ وہ دنیا میں کامیاب نہیں کہا
جا سکتا۔ اس کی عزت کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ ہندوؤں
مسلمانوں اور انگریزوں سے ہمیں حقوق طلب کرنے کی
ضرورت نہ پڑتی۔ اور پالٹکس میں کسی کا دست نگر نہ ہونا پڑتا
اگر ہمارے ہم مذہبوں کی تعداد اس صوبہ میں کم نہ ہوتی"۔

حیرت ہے جب دنیا کی سب قومیں اپنی دنیوی بہتری
اور برتری بھی اپنے مذہب کی اشاعت میں سمجھ رہی ہیں۔ تو ان
مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے حکومت حاصل
کر لو۔ پھر مذہب کی تبلیغ کرنا۔ یہ دراصل مسلمانوں کو اسلام سے
غافل رکھنے اور انہیں دوسروں کی غلامی میں دینے کی چالیں
ہیں۔ جو ذاتی اغراض اور فوائد کے لئے چلی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں
کو ان سے بچنا چاہیئے۔ اور اپنا سب سے بڑا اور سب سے پہلا
فرض تبلیغ اسلام سمجھنا چاہیئے۔

پنجاب کونسل کے مسلم ارکان کا اعلان

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ۲۶ سربرآوردہ مسلم ارکان نے جن میں ملک
فیروز خاں صاحب نون وزیر اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب بھی ہیں
مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں
لکھا ہے۔ "ملک کے بہترین مفاد اور مسلمانوں کے سیاسی وجود اور نشوونما
کے لئے ناگزیر ہے۔ کہ اسمبلی اور کونسلوں میں جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب
کے ذریعہ جداگانہ نیابت کے طریقہ کو برقرار رکھا جائے"۔ نیز یہ بھی
لکھا ہے کہ "ہندوستان کی جانب سے مشترکہ مطالبات پیش کرنے کے لئے
اس کو اہم مسئلہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جداگانہ حلقہ انتخابات کے مسئلہ پر دوبارہ
غور کرتے میں مسلمانوں کی ملت کو اس بارہ میں منظوری حاصل کرنے کی
کوئی امید نہیں ہے۔ کہ مخلوط انتخاب میں مقررہ نشستوں کے ساتھ
جداگانہ طریقہ انتخاب کو منسوخ کر دیا جائے"۔ ہر مسلمان جس کے
دل میں اپنی قوم کی کچھ بھی قدر و وقعت ہوگی۔ اور جسے مسلمانوں کے
حقوق اور مفاد کا ذرہ بھر بھی خیال ہوگا۔ وہ اس اعلان کی فوراً تائید کرے گا۔ اور اسے نہایت ضروری سمجھے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے برکات سے فائدہ اٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ر مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ کے متعلق مختلف لوگوں نے اپنے اپنے افکار کے اظہار میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بعض لوگ اپنی

محبت کی رو

میں بہہ کر اور علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جو بالکل انسانی تقاضوں اور انسانی اعمال سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں تو

ایک قصہ

کے ہی طور پر ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک بزرگ نے ایک چرواہے کو دیکھا۔ کہ وہ جنگل میں بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کو مخاطب کرکے کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر تو میرے پاس آئے۔ تو میں تجھے نہایت عمدہ اور لذیذ دودھ پلاؤں۔ تیری جوئیں نکالوں اور تیرے بال درست کروں۔ غرض جو اس چرواہے کے نزدیک عمدہ بکری یا پیارے بچے سے سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ خدا سے کرنا چاہتا تھا۔ مولانا روم نے لکھا ہے۔ اس بزرگ نے جب یہ باتیں سنیں۔ تو اس کو ڈانٹا۔ اور کہا یہ کیا کر رہے ہو۔ اس پر انہیں الہام ہوا کہ اسے ڈانٹنا نہیں چاہیئے۔ اس کی یہی باتیں مجھے پیاری لگتی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک ایسی باتیں مذہب کا حصہ اور عقائد کی بنیاد نہیں بن جاتیں یا ایک

عاشقانہ جذبہ کی لے

ہوتی ہیں۔ اس لئے پیاری لگتی ہیں۔ لیکن جب یہ مذہب میں داخل ہو جائیں۔ اور عقائد کی بنیاد بن جائیں۔ تو یہی باتیں شرک اور کفر بن جاتی۔ اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ جیسے حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایک شخص ایک موقعہ پر بے اختیار ہو گیا۔ اس کو خدا تعالےٰ کا احسان یاد آیا۔ اس جوش محبت میں اس کے منہ سے نکل گیا۔ کہ اے خدا۔ تو میرا بندہ اور میں تیرا خدا ہوں۔ گویا جوش محبت میں الٹ بات اس کے منہ سے نکل گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو اس کی یہ بات بھی پسند آگئی۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر ایسی بات کہے۔ یا اسے اپنا عقیدہ بنائے تو یہ کفر ہوگا۔ تو جوش محبت میں ایک جاہل یا جوش محبت کے وقت کی جہالت میں ایک عالم بھی

جاہلانہ فقرہ

کہہ دیتا ہے۔ مگر اپنی نیت۔ اور وقت اور موقع کے لحاظ سے خدا تعالےٰ کا پیارا بن جاتا ہے ہاں عقیدہ کے لحاظ سے ایسی بات جائز نہیں ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے۔

دہی نقشہ جو مولانا روم نے کھینچا ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ

ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ جب پرمیشور سوتا ہے تو لکشمی اس کے پاؤں دباتی ہے ایسا ہی جیسے چرواہے نے عشق میں کہا تھا۔ کسی نے اپنے عشق میں یہ بات کہی۔ جو بعد میں عقیدہ بن گئی۔ یا کسی نے رویا دیکھی۔ اور رویا کی تعبیر ہوتی ہے۔ مگر لوگوں نے اسے ظاہر پر محمول کر لیا۔

پس ایک تو لوگ ایسے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے متعلق ایسے خیال اور ایسے عقائد رکھتے ہیں۔ جو اس کو بالکل انسان ثابت کرتے ہیں۔ یعنی ان کے عقیدہ کے رو سے وہ کھاتا پیتا اور پہنتا ہے۔ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہوتا ہے۔ شراب کے تحفے اسے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ روٹھتا ہے۔ ناراض ہوتا ہے۔ بگڑتا ہے۔ ایک دوسرے کو لڑاتا ہے۔ ان باتوں کو عقائد کا جزو بنا لیا گیا ہے۔ اب یہ باتیں۔ عاشقانہ ترنگ اور والہانہ لے نہیں رہیں۔ جو عقل کے ماتحت تو گناہ ہوتی ہیں۔ مگر

عشق کی لہر

کے جنون میں محبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ایسی بات کو غلطی کہا جا سکتا ہے۔ مگر نہایت پیاری غلطی۔ اسے ٹھوکر کہا جا سکتا ہے۔ مگر نہایت ہی محبت آمیز ٹھوکر لیکن ان کو جزو مذہب سمجھ لیا گیا ہے۔ اور ان پر عقائد کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اس لئے کفر بن گئی ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف اللہ تعالےٰ کے متعلق ایسے عقائد بنا لئے ہیں۔ کہ ان کے ماتحت اللہ تعالےٰ کی ہستی بالکل ایک

فلسفیانہ خیال

رہ جاتا ہے اور وہ تمام صفات سے عاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہی کہ دعا کے متعلق کہتے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے۔ اور پھر رحیم بھی ہے۔ وہ بندے کی حالت کو خود دیکھ رہا ہے۔ تو خود ہی رحم کرے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم اس سے دعائیں کریں۔ اور التجائیں کریں۔ ایک شخص مر رہا ہے۔ تو کیا اس کو محض اس لئے مرنے دیگا۔ کہ وہ اس سے دعا نہیں کرتا۔ کیا دعا کے بغیر وہ اپنے بندے کی خبرگیری نہیں کریگا۔ اگر کریگا۔ تو اس کے سامنے عجز وانکسار کے اظہار کی اور دعا کرنے کی کیا ضرورت ہے بے شک اگر خدا کو فلسفیانہ خیال کے مطابق سمجھا جائے تو پھر میں ان لوگوں کے خیال کی تردید نہیں کرونگا۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ معاملہ کس سے کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں

ایک مثل

ہے۔ اسے میں خدا تعالےٰ کی ذات پر چسپاں تو نہیں کر سکتا۔ مگر اس سے ایک لطیف سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی صفات کے متعلق بصیرت بخشتا ہے۔ اور اس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ مثل یہ ہے۔ کہ عقلمند سے عقلمند بھی تین جگہ پاگل ہو جاتا ہے۔ (۱) بیوی سے محبت کرتے وقت۔ (۲) بچے سے پیار کرتے وقت اور (۳) شیشے کے سامنے۔ وہی عقلمند جو نہایت باریک اور

علمی غلطیاں

لوگوں کی نکالتا ہے۔ علم ادب کی ادنیٰ سے ادنیٰ غلطیوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر۔ ادیب یا خطیب کے کلام اور شعر کو یا کسی مصنف کی تصنیف کو دیکھکر برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کتاب میں کوئی غلطی ہو۔ تو اسے بند کرکے رکھ دیتا ہے۔ کہ اسے پڑھ نہیں سکتا۔ اگر شعر غلط ہو۔ تو اسے سن نہیں سکتا اگر خطبہ فصیح نہ ہو۔ اسے سنتے ہوئے اکتا جاتا ہے لیکن بچے سے گفتگو کرتے وقت وہ کہتا ہے "یہ چیز نیلی ہے یہ نیلی ہے"۔ یعنی وہ بچہ کی تیلی اور میلی کی نقل کرتا ہے یہاں اس کی حالت بدل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے اس وقت وہ ادبا کی مجلس میں نہیں بیٹھا ہوا۔ بلکہ بچہ سے

باتیں کر رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ بچہ کا دل رکھنے کے لئے اسی کی سی باتیں کروں۔ اس وقت وہ یہ نہیں کرتا۔ کہ اسی

فلسفیانہ کرسی

پر بیٹھا رہے۔ جس پر وہ دن بھر بیٹھا رہتا ہے۔ بلکہ اس سے نیچے اتر آتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیچے اتر کر اسی سطح پر نہ آجائے۔ جس پر بچہ ہے۔ تو بچہ اس کے پاس کبھی نہ آئیگا۔ اور اس سے کبھی مانوس نہیں ہو سکتا۔ وہ بچہ کیلئے نیچے کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تاکہ اس کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی اپنی شان کے مطابق اور انسانی جذبات کے مطابق جس سے اس کی صفات پر حرف نہیں آتا۔ اپنے مقام سے نیچے نزول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ

سب کا خدا

ہے۔ وہ صرف عقلمندوں اور فلسفیوں کا ہی خدا نہیں بلکہ اور جاہلوں اور کم عقلوں کا بھی خدا ہے۔ اس لئے وہ سب کی حالت مدنظر رکھتا ہے۔ اور انسانی فطرت کبھی ناز چاہتی ہے۔ اور کبھی نیاز۔ اس لئے خدا تعالےٰ بھی کبھی

ناز کی چادر

اوڑھ لیتا ہے۔ تاکہ بندہ اسے سمجھ سکے۔ وہی خدا جو علیم و خبیر ہے۔ اور انسان کی حاجات کو خوب جانتا ہے وہ جس نے رحمٰن و رحیم ہو کر پیدا ہونے سے بھی پہلے انسانوں کے لئے ضروریات رکھدیں۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ بندہ اس سے التجا کرے۔ اور وہ اس کی التجا قبول کرے۔ تاکہ اس کے اندر وہ جلن اور خلش پیدا ہو۔ جس کے بغیر عشق مکمل نہیں ہو سکتا۔

جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ خدا جب دیکھتا ہے۔ تو خود میری ضروریات پوری کریگا۔ اس سے ناز تو ظاہر ہے مگر اس طرح محبت کے جذبات نہیں پیدا ہوتے۔ یہ اسی طرح پیدا ہوتے ہیں۔ کہ جب مانگوں تو دیگا۔ پکاروں تو بولیگا۔ پس وہ لگاؤ۔ اور وہ جلن جو عشق پیدا کرتا ہے۔ یا جو عشق سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ

فلسفیانہ جذبات اور خیالات

سے نہیں پیدا ہوتی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنے فضلوں کے ایک دروازے کو آہ و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔ خدا تعالےٰ پر دورے نہیں آتے۔ نہ اس کو مہینوں یا دنوں سے کوئی تعلق ہے۔ کیونکہ یہ تو سورج سے پیدا ہوتے ہیں۔ جو ایک ادنیٰ چیز ہے۔ اور وہ سورج کا خالق ہے۔ اس کی پیدائش سے جو مہینے پیدا ہوں۔ ان سے خدا کو کیا تعلق ہو سکتا ہے جس طرح پانی کنوئیں سے نکلتا ہے۔ اور ایک زمیندار کھیت کو سیراب کرنے کے لئے ہاتھ میں کھرپا جیسے رمبا کہتے ہیں۔ لئے اس کو صحیح طور پر چلاتا ہے۔ اب کنوئیں کو رمبے سے کیا تعلق ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کنواں رمبے کا محتاج ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا دنوں یا مہینوں یا سالوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اس کے افضال کسی دن یا مہینہ سے وابستہ نہیں۔ مگر وہ انسان جس سے خدا تعالےٰ سلوک کرنا چاہتا ہے۔ وہ مہینوں سے وابستہ ہے۔ خدا تعالےٰ تو رات دن جاگتا۔ اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے لیکن بندہ تو سوتا ہے۔ اس لئے باوجود اس کے کہ خدا کے لئے دن اور رات کی ساری گھڑیاں ایک ہی جیسی ہیں۔ مگر انسان کے لئے نہیں۔ اس لئے فرمایا۔ کہ بندہ کی دعائیں سننے کے لئے میں

رات کی آخری گھڑیوں میں

نیچے اترتا ہوں۔ یعنی اس وقت دعائیں خاص طور پر قبول کرتا ہوں۔ یہ گھڑیاں گہری اور میٹھی نیند کی گھڑیاں ہوتی ہیں۔ جو انسان خدا تعالےٰ کے لئے انہیں قربان کرتا ہے۔ اس کی دعا خدا تعالےٰ سنتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ خدا کو رات کی آخری گھڑیوں سے تعلق ہے۔ بلکہ اس لئے کہ بندہ کو ان گھڑیوں سے تعلق ہے۔

اسی طرح خدا تعالےٰ کے لئے سب مہینے برابر ہیں مگر بندے پر سستی اور کسل کی حالت آتی ہے۔ اس لئے اس کی خاطر ایک مہینہ مخصوص کر دیا۔ اس لئے کہ بندہ ۱۲ مہینے خدا تعالےٰ کی طرف ایک سا متوجہ نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالےٰ نے اس مہینہ کو اس لئے نہیں چنا۔ کہ اسے رمضان کا مہینہ پیارا ہے۔ بلکہ اسلئے چنا ہے۔ کہ بندہ ایک مہینے کو مخصوص کئے بغیر خاص طور پر خدا کی طرف متوجہ نہ ہو سکتا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے رمضان کو اس لئے نہیں چنا۔ کہ یہ مہینہ بابرکت تھا۔ بلکہ خدا نے انسانوں کو

کمال تک پہنچانے کے لئے

اسے بابرکت بنایا۔ قرآن کو بھی رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ یہ مہینہ مبارک تھا۔ بلکہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اس کمال تک پہونچ گئی۔ کہ قرآن شریف نازل ہو۔ تو وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ اس لئے اسے خدا تعالےٰ نے مبارک بنا دیا۔ تاکہ بندوں کو یاد دلائے۔ کہ اس مہینہ میں عجز و انکسار اور خدا تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو ڈال دینے سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین بن گئے۔ تو تم بھی کوشش کرو۔ اگر محمد رسول اللہ نہ بن سکوگے۔ تو کم از کم اس کے خادم تو بن جاؤ گے؟

پس یہ مہینہ ہمارے لئے

نشان

ہے۔ یہ بندوں کو موقع دیتا ہے۔ کہ خدا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں۔ اور جو کام ہمیشہ نہیں کر سکتے۔ کم از کم اس مہینہ میں کر لیں۔

ان حالات پر نظر ڈالتے ہوئے اور یہ کہ بندوں کے لحاظ سے تعلق رکھتے ہوئے یہ مہینہ بابرکت ہے ورنہ خدا تعالےٰ کے لئے سب وقت یکساں ہیں۔ چونکہ بغیر وقت کی تعیین کے انسان سست ہو جاتا ہے۔ اور یہ کہتے کہتے کہ پھر کر لیں گے۔ وقت گذار دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اس مہینہ کو چنا۔ تاکہ سست سے سست اور غافل سے غافل لوگوں کو بھی ہوشیار کرے۔ چونکہ یہ مہینہ جاہل اور گم گشتہ راہ ہدایت مخلوق کو خدا کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ اس لئے بابرکت ہے۔ پس ان برکات سے جو اس مہینہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور اس حکمت کے ماتحت جو میں نے بیان کی ہے۔ ہمیں اس سے بہتر سے بہتر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو طبائع پہلے خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ نہ تھیں۔ ان کو اس طرح متوجہ ہونا چاہیئے۔ کہ یہ رمضان کا مہینہ چلا جائے مگر ان کے لئے نہ جائے۔ رمضان کی یہی خوبی ہے۔ کہ انسان اس ماہ میں خدا کے لئے رات کو اٹھتا ہے۔ اور دعائیں کرتا ہے۔ لیکن جو شخص ہمیشہ رات کو اٹھے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی طاقت اور قوت کے ماتحت عبادت کرے۔ اس کے لئے

رمضان کے گذر جانے کے بعد بھی رمضان

ہی ہے۔ پس یہ ناممکن نہیں ہے۔ کہ اس رمضان کی وجہ سے ایسی توفیق مل جائے۔ کہ باقی گیارہ مہینے بھی رمضان ہی رہے ٭

ہمارے دوستوں کو اس ماہ کے برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ خدا تعالےٰ تو ہر وقت سنتا ہے۔ مگر انسان کی ہمت بندھانے کیلئے خدا تعالےٰ اسے

خاص موقع

دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ معمولی کھیلوں اور کاموں میں بھی اگر یہ طریق نہ رکھا جائے۔ تو وہ نہ ہو سکیں۔ مثلاً ایم اے کا امتحان شائد ہی کوئی پاس کرتا۔ اگر صرف یہی آخری امتحان رکھا جاتا۔ پس امتحانات کے درجے اس لئے رکھے گئے ہیں۔

تاکہ انسان کو جرأت پیدا ہو۔ اور وہ سمجھے اب میں نے یہ امتحان پاس کرلیا ہے۔ اب یہ اور اس طرح ترقی کرتا جائے۔ اسی طرح چھوٹے بچہ کو استاد دیکھتا ہے۔ کہ سست ہو رہا ہے۔ تو کہتا ہے۔ بس ایک دفعہ سبق دہرالو۔ تو یاد ہو جائے گا۔ اسی طرح رسہ کھینچنے کے وقت جب لڑکے سست ہونے لگتے ہیں۔ تو کہا جاتا ہے۔ ذرا زور لگالو۔ تو جیت جاؤگے اس سے ان کے دل مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے۔ کہ اس کا مقصود اسے ملنے والا ہے۔ تو وہ اپنی

انتہائی قوت اور طاقت

خرچ کردیتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے انسان کی ہمت کی کمزوری کو دیکھکر کہا۔ لو آج میں تمہاری دعائیں سننے کے لئے تیار ہو گیا ہوں۔ تاکہ جو اپنی کم ہمتی کی وجہ سے اپنی دعائیں اسے سنانے نہیں جاتے۔ وہ بھی جائیں۔ تو یہ

بندوں کے لحاظ سے باتیں

ہیں۔ چونکہ جس ہستی نے انسان پیدا کیا۔ وہی جانتی ہے کہ انسان کس طرح ہدایت پا سکتا ہے۔ اس لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کامل ہے۔ ہمیشہ سے کامل ہے۔ اور ہمیشہ کامل رہیگا۔ وہ بابرکت ہے۔ ہمیشہ سے بابرکت ہے۔ اور ہمیشہ بابرکت رہیگا۔ مگر کوئی وجہ بھی۔ ہماری کمزوری ہماری سستی۔ ہماری کوتاہی کی وجہ سے ہی سہی بہرحال جب ہماری کمزوریوں نے اس کی برکات حاصل کرنے کا خاص موقعہ ہم پہنچایا ہے۔ تو ہم کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔

پس ان ایام میں

خصوصیت سے دعائیں

کرو پھر صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اسلام اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں۔ اور

جنگ کے موقعہ پر

شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کردیا جاتا ہے جس طرح جنگ کے موقعہ پر یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے۔ یا دس یا پانچ۔ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے۔ اسی طرح آج

اسلام کی عظمت کا سوال

ہے۔ اور خصوصیت سے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے۔

پھر

ایک طریق دعا کرنے کا

یہ بھی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو۔ یہ منع ہے۔ کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے۔ اور صرف دوسروں کے لئے مانگے۔ اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے۔ مگر جب دوسروں کے لئے مانگتا ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ جو شخص یہ کہے۔ کہ میں دوسروں کے لئے ہی دعا مانگتا ہوں۔ وہ غلطی کرتا ہے۔ اس میں کبر پایا جاتا ہے۔ گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا۔ تو اپنے لئے بھی دعائیں مانگو۔ اور دوسروں کے لئے بھی۔ اس سے

اصلاح نفس

اور قربانی کا مادہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالےٰ سے کہتے ہیں۔ کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ دے۔ وہ دے تو کیا جب موقعہ ہوگا۔ ہم خود حتی الامکان اس کی مدد نہ کریں گے؟ ضرور کریں گے۔ ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہوگی۔ اس طرح دعا کرنے سے

قومی نظام

مضبوط ہوتا ہے۔

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو ابتلاؤں میں ہوں۔ خواہ وہ ابتلاء روحانی ہوں۔ یا جسمانی واقفوں کے نام لے کر اور جو واقف نہ ہوں۔ ان کے لئے مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا ملائکہ ہمارے لئے دعا کریں۔

خطبہ ثانی کے بعد فرمایا۔ ہر بات میں

اللہ تعالےٰ کی حکمت

ہوتی ہے۔ آج میری طبیعت ایسی خراب تھی۔ کہ نبض چھٹی جاتی تھی۔ اور غشی کی حالت ہو جاتی تھی۔ میں نے سمجھا جمعہ میں نہیں جا سکوں گا۔ مگر پھر خیال آیا۔ جا کر نماز پڑھوں خطبہ نہیں پڑھوں گا۔ مگر یہاں آکر خطبہ پڑھنے کی تحریک ہوئی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس کے لئے توفیق دی۔ جس قدر میں نے خطبہ بیان کیا ہے۔ وہ عام خطبوں سے کم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے

خاص تصرف

کے ماتحت ہے۔ اس لئے بھی جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

مجلس مشاورت کے نمائندوں کیلئے اعلان

(۱) تمام جماعتہائے احمدیہ کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اس سال مجلس مشاورت کے لئے جلد اپنے نمائندے منتخب کرکے خاکسار کو ان کے نام و پتہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ تا کہ ان کے نام درج رجسٹر کرلئے جائیں۔ اور وقت پر ان کو آسانی سے ٹکٹ دیا جاسکے۔ جن جماعتوں کی طرف سے ۲۰ مارچ تک اطلاع نہیں پہنچیگی۔ ان کے سابقہ نمائندے ہی اس سال کے لئے بھی نمائندے سمجھے جائیں گے۔

(۲) جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندوں کو سرٹیفکیٹ دے کر بھیجیں۔ کہ ان کو جماعت نے منتخب کرکے بحیثیت نمائندہ بھیجا ہے۔ جس کو وہ پیش کرکے دفتر ہذا سے ٹکٹ داخلہ حاصل کرسکیں گے۔ ورنہ داخلہ کے وقت دقت ہوگی۔

خاکسار یوسف علی سیکرٹری مجلس مشاورۃ قادیان

انتخاب نمائندگان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات!

(۱) احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو واقعہ میں نمائندہ کہلا سکیں۔ نمائندہ منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کرکے بھیجدیا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو۔ اور اس کی رائے کو کوئی وقعت نہ دی جاتی ہو محض اس لئے کہ ہمیں اور کام ہیں۔ اُسے مجلس مشاورت کیلئے بھیجدیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیجدیتا ہے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے۔ کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایک قوم نے اس طرح ناقدری کی تھی۔ جس کی اسے ایسی سزا ملی۔ کہ پھر وہ اسے ہٹا نہ سکی۔

وہ بنی اسرائیل کی قوم تھی۔ خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا۔ اپنی قوم سے کہو۔ وہ اپنے نمائندے بھیجے جنہیں میں اپنا کلام سناؤں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں یہ کہا۔ تو انہوں نے کہدیا۔ موسیٰ تو جا۔ ہم نہیں جاتے۔ اسپر خدا تعالیٰ نے کہا۔ اب میں انہیں کلام نہیں سناؤں گا۔ اور ان کے بھائیوں میں سے نبی برپا کروں گا۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کے مقام کا ادب و احترام نہیں سمجھتے۔ یہ نہیں جانتے کہ یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے۔ جو تمام دنیا کے حالات ڈھالنے والی ہے۔ اور یہ خدا تعالےٰ کا انہیں عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے۔ کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کی ممبری جسے آئندہ دنیا کو ڈھالنا ہے بہت بڑی عزت سمجھیگا۔ پس احمدی جماعتوں کو نمائندوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور بہترین آدمی کو منتخب کرکے بھیجنا چاہیئے۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ جماعت میں مجلس مشاورت کے متعلق احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اور بعض جماعتیں اس کی نمائندگی کے حق پر زور دیتی اور بہترین آدمی چن کر لاتی ہیں۔ مگر اکثر حصہ میں ابھی سستی اور لاپرواہی پائی جاتی ہے۔

ان نمائندوں پر یہی ذمہ داری کتنی بڑی ہے۔ کہ آئندہ جب خلافت کے انتخاب کا سوال درپیش ہوگا تو مجلس شوریٰ کے ممبروں سے ہی اس کے متعلق رائے لی جائے گی۔ یہ کتنا اہم اور نازک سوال ہے۔ پھر کیوں باثر لوگوں کو نمائندہ منتخب نہیں کیا جاتا۔ اگر خدا تعالےٰ کی حفاظت نہ ہو۔ تو کتنے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں ایک شخص جو خود واقف نہ ہوگا کسی شخص کی لسانی یا ظاہری حالت کو دیکھکر کہ سکتا ہے۔ کہ یہی خلیفہ ہو۔ حالانکہ خلافت کیلئے جتنے اوصاف کی ضرورت ہے۔ وہ اس قدر مختلف اور پیچ در پیچ ہیں۔ کہ اگر اس بارے میں ذرا بھی غفلت سے کام لیا جائے۔ تو جماعت کی تباہی ہو سکتی ہے۔ جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہوکر مشورہ کرکے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔

قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں تین بار الفضل اور احمدیہ گزٹ کی گذشتہ اشاعتوں میں اعلان کر چکا ہوں۔ کہ جن جماعتوں نے اس وقت تک اپنے تبلیغی سکرٹریوں کے اسماء اور پتوں کی اطلاع اس دفتر میں نہیں بھیجی۔ وہ بہت جلد اس طرف توجہ کریں۔ تاکہ دفتر کا ریکارڈ مکمل ہو جائے۔ اور آئیندہ شائع ہونے والے اشتہارات و رسائل ان کی معرفت تمام جماعتوں میں پہونچ جایا کریں۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ ۲۸ر فروری تک صرف ۱۰۵ جماعتوں نے اس مطالبہ کو پورا کیا ہے۔ اور باقی جماعتیں اس وقت تک بالکل خاموش ہیں۔ ۵۵ جماعتوں کے تبلیغی سکرٹریوں کی فہرست معہ ان کے مکمل پتوں کے احمدیہ گزٹ بابت ماہ فروری میں شائع کی جا چکی ہے۔ اور باقی ۵۰ جماعتوں کی فہرست بھی احمدیہ گزٹ بابت ماہ مارچ میں چھپنے کے لئے دیدی گئی ہے۔ اب ہر ایک جماعت کے اراکین کا فرض ہے کہ وہ احمدیہ گزٹ کی دونوں کاپیوں کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ان کی جماعت کے سکرٹری تبلیغ کا نام وہاں درج ہے؟ اگر نہیں ہے۔ تو فوراً سیکرٹری تبلیغ مقرر کرکے اس کا نام اور مکمل پتہ دفتر میں بھیجدیں۔ تاکہ ماہ اپریل کے گزٹ میں تیسری فہرست شائع کی جا سکے۔

میں اس امر کا پھر اعادہ کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر فروری میں (جو احباب تک پہونچ چکا ہے) اس بات کا اعلان فرمایا تھا۔ کہ تمام جماعتیں تین ماہ کے اندر اندر سکرٹری تبلیغ مقرر کرکے متعلقہ دفتر کو اطلاع دیں۔ اور کہ اگر اس میعاد کے اندر اندر کسی جماعت نے اس طرف توجہ نہ کی۔ تو مرکز سے مقامی آدمی اس عہدہ پر مقرر کئے جائیں گے۔ اور ایسی تمام جماعتوں کا حق انتخاب چھین لیا جائے گا۔ اس واضح اعلان کی موجودگی میں مجھے بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی $\frac{3}{4}$ حصہ جماعتوں کا قریباً ایسا ہے۔ جس نے اس پر توجہ نہیں کی۔ اس لئے مجھے بار بار اعلان کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ مندرجہ ذیل اضلاع و علاقوں کی جماعتوں نے مطلق توجہ نہیں کی۔ یعنی ان علاقوں کی کسی جماعت کے سکرٹری تبلیغ کا نام و پتہ اس وقت تک نہیں پہونچا۔

ضلع جھنگ۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ رہتک سکرنال گوڑگانواں۔ مظفرگڈھ۔ میانوالی۔ ریاستہائے فریدکوٹ لوہارو۔ نابھہ۔ جیند۔ سنٹرل پراونسز۔

مندرجہ ذیل علاقوں و اضلاع کی جماعتوں نے توجہ تو کی ہے۔ مگر بہت کم۔ اس بات کا اندازہ ذیل کے اعداد و شمار سے کیا جا سکتا ہے۔ یعنی یہ اعداد و شمار بتائیں گے۔ کہ ان علاقوں و اضلاع کی جماعتوں میں سے صرف اس قدر جماعتوں کے تبلیغی سکرٹریوں کے نام دفتر میں پہونچے ہیں۔

امرت سر۔ انبالہ۔ جالندھر۔ حصار۔ دہلی۔ ڈیرہ غازی خاں
٦ ١ ٤ ١ ١ ١

شاہ پور سرگودھا۔ سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ شملہ۔
٤ ٧ ٦ ١

فیروزپور۔ کیمل پور۔ کانگڑہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ لاہور
١ ١ ٢ ٦ ٦ ١

گورداسپور۔ لائل پور۔ لدہیانہ۔ ملتان۔ منٹگمری۔
٦ ٤ ٢ ٣ ٢

ہوشیارپور۔ علاقہ سرحد۔ ریاست بہاولپور۔ پٹیالہ
٤ ٨ ١ ٢

جیند۔ کشمیر۔ علاقہ یو۔پی۔ علاقہ بہار و اڑیسہ۔
١ ٢ ٨ ٢

بنگال و آسام۔ برما۔ علاقہ سندھ۔ علاقہ بمبئی۔
٢ ١ ١ ١

جنوبی ہند۔ ایران و عراق۔ افریقہ۔
٢ ١ ١

احباب اگر تفصیل دیکھنا چاہیں۔ کہ یہ کون کونسی جماعتیں ہیں۔ تو احمدیہ گزٹ ماہ فروری و مارچ ملاحظہ فرمائیں۔ اور باقی جماعتیں بہت جلد توجہ کریں۔ میعاد ۱۵ر اپریل کو ختم ہو جائے گی۔ اور اس وقت تک جن جماعتوں کی طرف سے اطلاع نہ آئے گی ان میں خود مرکز کی طرف سے سکرٹری تبلیغ مقرر کر دئے جائیں گے۔ فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ

اعلان نظارت بہشتی مقبرہ

بارہا اعلان کرایا گیا ہے کہ وصیت کے روپیہ کے داخلہ میں احتیاط کی جائے۔ نمبر وصیت نام موصی مقام صحیح درج کیا جائے۔ اور یہ بھی ظاہر کیا جائے۔ کہ یہ روپیہ کس مد وصیت کے متعلق ہے یعنی حصہ آمد یا حصہ جائداد یا شرط اول یا اعلان وصیت یا توسیع مقبرہ اس امر کو بھی اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بعض احباب چندہ وصیت داخل کرتے وقت جو وہ اپنی اہلیہ کی طرف سے داخل کرتے ہیں صورت

جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامی

اس عنوان کے ماتحت جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک دلچسپ رپورٹ جو ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ صیغہ دعوت و تبلیغ کی طرف سے بک ڈپو تالیف و اشاعت نے شائع کی ہے۔ اس مختصر رپورٹ میں جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ان شاندار اسلامی خدمات کا ذکر مجملاً کیا گیا ہے جو اس نے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ماتحت ہندوستان اور ہندوستان کے علاوہ ممالک بیرونی میں سرانجام دی ہیں اور وہ حوالے درج کئے گئے ہیں۔ جن میں اسلامی اخبارات کے علاوہ دیگر مذاہب کے اخبارات نے بھی کھلے کھلے اور واضح الفاظ میں ان خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ میرے نزدیک یہ رپورٹ ان غیر احمدی حضرات میں تبلیغ کے لئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر صرف ہندوستان کے اندر محدود ہے۔ اور ہندوستان سے باہر اس کا کوئی شناسا نہیں۔ یا برخلاف اس کے جو یہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ احمدیوں نے ہندوستان میں اپنی ناکامی محسوس کر کے ممالک بیرونی کی طرف توجہ کی ہے۔ جو بھی منصف مزاج انسان اس رپورٹ کو خالی الذہن ہو کر مطالعہ کرے گا۔ اُسے یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا اثر اور رعب ہندوستان اور ہندوستان سے باہر و یگر یوروپین ممالک پر یکساں طاری ہو رہا ہے۔ پس میں احمدی احباب کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔ کہ اس رپورٹ کی کاپیاں حسب استطاعت منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے منگوا کر غیر احمدی احباب کو مطالعہ کے لئے ضرور دیں۔

تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۷/ ؁

مگر چونکہ اس کو بکثرت تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس لئے قیمت میں بک ڈپو سے خاص رعایت کروائی گئی ہے۔ یعنی اب ایک روپیہ کے تین نسخے مل جائینگے۔ جو بہت بڑی رعایت ہے۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دفتر محاسب کا اعلان

باوجودیکہ میں اس سے پہلے بھی بارہا توجہ دلا چکا ہوں۔ کہ احمدی احباب عموماً اور سکرٹری صاحبان جماعت ہائے خصوصاً اس امر کا خاص خیال رکھا کریں۔ کہ دفتر محاسب جہاں سلسلہ کے تمام اموال کا حساب جمع خرچ رہتا ہے۔ یہ الگ دفتر ہے۔ اور دفتر ناظر صاحب بیت المال علیحدہ دفتر ہے۔ ہر ایک کو اپنا اپنا ریکارڈ اپنے اپنے طریق اور ضروریات کے ماتحت الگ الگ رکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب یہ خیال رکھیں کہ ایک ہی پرچہ پر ناظر صاحب بیت المال و محاسب کو مخاطب نہ کیا کریں۔ بلکہ محاسب کو جو تفصیل روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ الگ پرچہ پر ہو۔ اور جو کچھ ناظر صاحب بیت المال کو لکھتا ہو۔ وہ علیحدہ لکھا کریں۔ تاکہ ہر دو دفاتر کو ریکارڈ رکھنے میں دقت نہ ہو۔

نیز اس امر کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ منی آرڈر یا بیمہ یا چک یا پوسٹل آرڈر کسی معرفہ نام پر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ صرف بہ حیثیت عہدہ "محاسب صدر انجمن احمدیہ" کے نام پر۔ تاکہ ڈاک یا بنک والوں کو جو قانونی روکاوٹیں تقسیم میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ نہ رہیں۔ امید ہے۔ کہ احباب آئندہ کے لئے ان ہر دو مندرجہ بالا نقائص کو دور کرنے کا خاص خیال رکھ کر مشکور فرمائینگے۔

محمد اشرف محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

میری والدہ صاحبہ کا انتقال

اَلجنّۃ تحت اقدام امھاتکم یہ ایک حدیث ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چھوٹے سے جملے میں نہایت وسیع اور سبق آموز مضمون رکھدیا ہے۔ جہاں اس میں یہ سمجھایا ہے۔ کہ بچے کے لئے ماں جنت کی طرح آرام دہ ہے۔ وہاں یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ انسان کو ماں کی خدمت و فرمانبرداری میں جنت مل سکتی ہے۔ واقعی ماں ایک رحمت ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت کا مظہر ہے۔ اور ایک ایسی نعمت ہے جس کا بدل نہیں۔ افسوس کہ میری ماں رحمت بی بی صاحبہ ۱۴ دسمبر ۱۹۲۷ء کو قریباً ۴۸ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے کوچ کر کے اپنے مولا سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فطرتی طور پر مجھے اس کا بہت صدمہ ہے۔ جناب والدہ صاحبہ گو سلسلے میں کوئی نمایاں حیثیت نہ رکھتی تھیں۔ مگر ان عورتوں میں سے تھیں۔ جو دین کے لئے ہر مشکل کو بخوشی برداشت کرتی ہیں۔ اور اپنی جان و مال احمدیت پر قربان کر دینا خوش قسمتی خیال کرتی ہیں۔

میں ابھی پانچ ہی سال کا تھا۔ کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے۔ اس کس مپرسی کی حالت میں والدہ مجھے اور میرے چھوٹے بھائی عبدالرشید کو اپنے والدین کے ہاں لے آئیں اور بہت ہی مشکلات میں سے گذر کر ہماری پرورش کی۔

میری والدہ قریشی سکھ ایک شریف گھرانے میں سے تھیں۔ ان کے والد قریباً ایک سو سال کی عمر میں بقید حیات اب تک زندہ ہیں۔ جو ایک پیر صاحب خواجہ احمد ... کی تبلیغ ... ہیں۔ میں اٹھارہ سال کی عمر میں تھا۔ کہ احمدی ہوا۔ میرے نانا صاحب کو یہ سخت ناگوار گذرا۔ اس لئے مجھے دکھ دینے شروع کئے۔ ایسی حالت میں والدہ صاحبہ نے ہر دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ اور اپنے والد یا کسی اور رشتہ دار کے کہنے پر مجھ سے احمدیت کی وجہ سے کبھی ناراض نہ ہوئیں۔ بلکہ میری حرکات و سکنات کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتی رہیں۔ ۱۹۱۹ء میں جب میں قادیان ہائی سکول میں ملازم ہوا۔ تو باوجود اقربا کے روکنے کے والدہ میرے ساتھ قادیان آکر رہنے لگیں۔ قادیان میں آکر والدہ صاحبہ نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر آنے جانے سے ہی احمدیت قبول کر لی۔ اس کے بعد مجھے والدہ صاحبہ نے قادیان کی ہجرت کا شوق دلایا۔ اور زور دے کر مکان بنوایا۔ انہوں نے مسجد لنڈن۔ مسجد برلن اور دیگر تحریکات میں بہت خوشی سے چندے دئے۔ اگرچہ اپنے زیور۔ برتن۔ مہر کے حصے کی وصیت کر رکھی تھی۔ مگر پھر بھی اپنا بقایا مال اشاعت اسلام کے لئے دیتی رہیں۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کچھ نہ رہا۔

افسوس کہ میں اپنی مادر مہربان کی آخری گھڑیوں میں ان کے پاس نہ تھا۔ حضرت اقدس کی طبیعت علیل ہونے کے سبب جنازہ مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ چند دن کے بعد میری خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوبارہ جنازہ غائب پڑھا۔ میں اپنے تمام احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس نے اپنے اس ادنےٰ غلام کی خواہش کو کمال مہربانی سے پورا کیا آپ بھی جنازہ غائب پڑھ کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جو دوست میرے نام سے واقف ہیں۔ وہ خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ والدہ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔

محمد شفیع اسلم

جدید احمدیہ کارخانہ مشین سیویاں

(اشتہارات)

امرت دھارا کی سِلور جوبلی کی دوسری سالگرہ کی رعائت

۱۲- مارچ ۱۹۲۶ء کو سلور جوبلی بڑی دھوم دھام سے زیر صدارت مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب (خدا ان کو جنت نصیب کرے) منائی گئی تھی۔ اس دن کی یاد ناظرین کے دلوں میں تازہ رکھنے کے واسطے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ سلور جوبلی کا سالانہ جلسہ منایا جایا کرے۔ پہلی سالگرہ ۱۹۲۷ء میں رائے بہادر لالہ جے لال جج ہائیکورٹ پنجاب منائی گئی ماور ۱۲ مارچ کیواسطے وہی رعایات ادویات میں دی گئیں۔ جو کہ سلور جوبلی پر دی گئی تھیں۔ اب دوسرا سال ہے۔ اس سال کوئی جلسہ تو نہ منا سکیں گے۔ مگر پبلک کو مقرر کردہ رعایت سے محروم نہیں رکھنا چاہتے۔ اسواسطے

۱۲ مارچ ۱۹۲۸ء کو امرت دھارا اور دیگر ادویات و کتب کی قیمت میں بدستور عام رعائت ہوگی

یعنی امرت دھارا۔ مرہم۔ صابن۔ میٹھی ٹکیہ ۳/۴ قیمت پر ملیں گی۔ اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر

ایجنٹوں کو بھی اس سے زیادہ رعایت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ رعایت صرف عامہ پبلک کے واسطے ایک دن کے لئے ہوتی ہے۔ یہ رعائت صرف ۱۲ مارچ کے دن کے واسطے ہے۔ ہر خط کے اوپر ۱۲ مارچ کی رعایت لکھنا چاہیئے۔ اور اس کو ۱۲ مارچ کو ہی ڈاک میں ڈالنا چاہیئے۔ خط ہمارے پاس چاہے کسی دن پہونچے ڈاک خانہ کی مہر ۱۲ مارچ کی ہونی چاہیئے۔

لوکل اصحاب اپنا خط ڈاک میں بھی ڈال سکتے ہیں۔ اور ان کے واسطے ایک بکس بھی امرت دھارا بھون کے باہر رکھا جاویگا۔ جس میں اپنے آرڈر ڈالدئے جائیں۔ سو دوائی اس کے بعد ایک ماہ کے اندر جب چاہیں۔ آکرلے جائیں۔ اُس دن دفتر کو بھی چھٹی ہوگی۔ اور ایک دن میں سب کو ادویات دیدینا بھی ناممکن ہے پچھلے سال لوکل بکس میں ہی ہزار سے زائد خط ڈالے گئے تھے۔

ناظرین ۱۲- مارچ سوموار کا دن ابھی سے نوٹ کریں اور

فہرستیں اگر موجود ہیں۔ تو بہتر وگرنہ ابھی منگوالیں اور سوچ رکھیں کہ ان کو کیا کیا منگوانا ہے۔ جو صاحب چاہیں روپیہ بھی جمع کرا سکتے ہیں۔ جبتک وہ روپیہ ختم نہ ہوگا ان کو وہی رعایت ملتی رہیگی فہرستیں جو آپ کے پاس موجود ہیں۔ یا آپ منگوادیں سب میں قیمتیں پوری درج ہیں۔ امرت دھارا اور امرت دھارا کے مرکبات نیز گستہ سو تادرج شدہ قیمتوں سے ۳/۴ قیمت پر اور باقی ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی۔ مفردات جیسے کستوری وغیرہ پر کوئی رعایت نہیں۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- المشتہر

امرت دھارا لاہور — منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا سٹرک امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل کیا فرماتے ہیں؟

پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔

مشین سیویاں

بحوالہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۷ء

"ایم عبدالرشید اینڈ سنز جن کا مشین سیویاں کا اشتہار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ ان کی تیار کردہ مشین میں نے دیکھی ہے ظاہری شکل و بناوٹ میں بہت ہی خوبصورت ہے۔ امید ہے کہ سیویاں اس کے لئے میں عمدہ ہوگی پہلی مروجہ مشین کو اس سے کچھ نسبت نہیں" (ایڈیٹر)

قیمت مشین کلاں (قطر دو انچ) ۷/۸/- (قیمت مشین خورد (قطر ۱½ انچ) ۵/-/- علاوہ اخراجات وغیرہ

ملنے کا پتہ

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران کشمیری محلہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

مسلمانوں کو خوشخبری

نصف ہدیہ میں صحیفہ پاک صرف یکم ماہ رمضان المبارک تا عشرہ محرم الحرام۔ قرآن شریف نو خوبیوں کا پارہ پارہ پندرہ سطری نام پارہ بخط گلزار مجلد پارچہ سنہری۔ اور ہر پارہ علیحدہ علیحدہ اور ہر منزل جدا جدا ہے۔ اور ہر پارہ کی لوح منقش از سرتاپا خوبیوں سے مزین ہے جس کو نہایت صحت سے اپنی نگرانی میں چھپوا کر حفاظ و علماء کرام سے صحت کرائی گئی ہے تختی موزون کاغذ نہایت نفیس سفید و خوشخط ہے بچوں و بڑوں کے لئے نایاب تحفہ ہے اعراب و وقف لازم اور فروری احکامات تلاوت عام فہم واضح طور پر درج کئے گئے ہیں جسکا اصل ہدیہ ۱۲ ہے مگر ہم نے صرف یکم رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ سے تا عشرہ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ تک کے لئے ۶ رکھا ہے۔ بعد اختتام میعاد ایسا نادر و نایاب تحفہ ۶ میں ہرگز دستیاب نہ ہوگا جلد منگوائیے۔ المشتہر خادم القوم

منیجر کارخانہ عزیزی پریس بک ڈپو گورنمنٹ بھوپال

ضروری اور نایاب کتابیں

محقق ۶ سلک مروارید ہر دو حصہ ۱۰ علماء زمانہ ہر دو حصہ ۳ ازالہ اوہام ہر دو حصہ ۲ قاعدہ یسرنا القرآن ۲ کمپوزیشن ہر دو حصہ ترجمہ انگریزی ۱ ۳ و ۳ ۱۰ فلاسفی فوٹو والی جس کے خلیفہ اول رض کی دو تقریریں بھی ہیں ۵ درثمین فوٹو والی ہمارا خدا ۶ تاریخ مسجد لنڈن ۱۲ سیرت المہدی سیرت مسیح موعود مصنفہ عرفانی صاحب ہر ستہ حصہ ہے اور مجلد کے ۸ قرآن کریم مترجم بطرز یسرنا القرآن ہر پہلے جلد ہے بھی حمائل بطرز یسرنا القرآن مجلد ۶ بے جلد ۶ حمائل خورد ۱۲ ہار نسانان ۲ کتاب الشرف ۱۲ فلاسفر کے لطیفے ۲ اس کے علاوہ تمام احمدی شاعروں کی نظمیں اور سکولی کتابوں کے علاوہ سے بھی موجود ہیں۔

نصیر بک ایجنسی قادیان

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دار الفضل و محلہ دار الرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے جس کا نام محلہ دار البرکات ہے۔ جو محلہ دار الفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے۔ یعنی برلب سڑک کلاں للعہ فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر للعہ فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ اور جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ اعلیحضرت نظام نے جامعہ عثمانیہ کی عمارت کے تعمیر کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک کروڑ روپیہ کی منظوری بھی دے دی ہے۔ جامعہ کی عمارت سے متصل ہی ایک ہزار ایکڑ زمین کا ایک رقبہ ہوگا۔ جس میں زراعت وغیرہ کے متعلق عملی تجربات کئے جائیں گے۔ اور طلبہ کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے گا۔

—— لاہور یکم مارچ۔ سید لال شاہ سابق مدیر زمیندار کا مرافعہ عدالت سشن میں پیش ہوا۔ عدالت نے سزا میں تخفیف کر کے سزائے قید اتنی کر دی۔ جتنی کہ ملزم بھگت چکا ہے۔ اور سزائے جرمانہ ۲۵۰ روپے یا بصورت عدم ادائی سزا تین ماہ قید کا حکم دیا ہے۔

—— رنگون ۲۹ر فروری۔ ٹرائنگل میں غلاموں کو آزاد کرانے کی مہم ختم ہو چکی ہے۔ اس سال کل ۷۶۲ غلام آزاد کئے گئے۔ مہم کے انچارج افسران کا بیان ہے۔ کہ عوام نے اس تحریک کا دوستانہ خیر مقدم کیا۔

—— امرت سر یکم مارچ۔ ممتاز نے جس کو مہاراجہ اندور اور باولا کے قتل کے سلسلے میں کافی شہرت حاصل ہو چکی ہے مجسٹریٹ کے روبرو ایک عرضی پیش کی ہے۔ جس میں اپنے شوہر مسٹر عبدالرحمٰن کے مکان کی تلاشی لینے کی اس بناء پر استدعا کی گئی ہے کہ عرضی دہندہ کے جواہرات جو اس کے شوہر کے قبضہ میں ہیں۔ واپس دلا دئے جائیں۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ ممتاز اپنی ماں کے پاس چلی آئی ہے۔

—— کلکتہ یکم مارچ۔ تحریک بائیکاٹ کے سلسلہ میں شہر کے ۳۲ وارڈوں میں ۳۲ عام جلسے آج شام کو یکدم منعقد ہوئے جہاں برطانی مال خصوصاً کپڑے کے بائیکاٹ پر پُرزور تقریریں کی گئیں۔ اور اس رزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کا حلف لیا گیا ہوڑہ اور گردونواح میں بھی اسی طرح جلسے کئے گئے۔

—— نئی دہلی ۲۸ر فروری۔ ہندوستانی والیان ریاست نے برطانوی ہند کے اخبارات میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ بھوپال کیاں ریاست نے بمبئی کرانیکل کے بہت سے حصے خرید کئے ہیں۔

—— پونہ یکم مارچ۔ صدر ہندو سبھا پونا نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو لکھا ہے۔ پرتگیزیوں نے قدیم زمانہ میں جن لوگوں کو گوا میں عیسائی بنا لیا تھا۔ وہ اب ہزاروں کی تعداد میں واپس آ رہے ہیں۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ دو ہفتہ سے دو ہزار سے زیادہ ہندو دھرم میں داخل ہو گئے۔ اور تقریباً دس ہزار

سندھی کے منتظر ہیں۔

—— دہلی ۲۸ر فروری۔ ہندوستانی والیان ریاست کا معاملہ شاہی کمیشن کے روبرو پیش کرنے کے لئے انگلستان سے ایک قابل وکیل سر ہنری سکاٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ عنقریب ہندوستان آ رہے ہیں۔ آپ ریاستوں سے ۲۰ لاکھ روپیہ وصول کریں گے۔

—— آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا اجلاس ۷۔۸۔۹ اپریل کو کلکتہ میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

—— امرت سر یکم مارچ۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے سابق مہاراجہ نابھ کے معاملہ میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

—— لاہور ۲ر مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ نعیم بھائی صاحب مدار المہام ریاست جوناگڑھ نے جن کی خدمت میں سر رحیم بخش کے زیر قیادت ایک وفد حاضر ہوا تھا۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کے آئندہ اجلاس کی صدارت منظور کر لی ہے۔

—— الہ آباد ۲ر مارچ۔ بریلی کے فرقہ وارانہ فسادات کے مقدمہ کا جو اپیل ہادی یار خاں کی جانب سے جسے سشن جج نے سال گذشتہ کے فسادات کے ایام میں ایک ہندو کے قتل کی پاداش میں پھانسی کی سزا دی تھی۔ الہ آباد ہائیکورٹ میں دائر تھا۔ وہ مسترد کر دیا گیا۔

—— مدراس ۲ر مارچ۔ بجٹ پر بحث کے دوران میں ایک نامزد ممبر نے اپنی تقریر پڑھ کر سنانے کی کوشش کی صدر کونسل نے کہا۔ کہ تحریری تقریر سنانے کی اجازت صرف ادنےٰ اقوام کے نمائندوں کو ہے۔ اس پر وہ ممبر صاحب اجلاس سے یہ کہکر اٹھ کر چلے گئے۔ کہ پریزیڈنٹ اس طرح کے احکام دیگا تو میرے یہاں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔

—— لاہور ۲ر مارچ۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ہڑپہ ضلع منٹگمری میں دو مسلمان راجپوت خاندانوں کے درمیان سخت فساد ہو گیا جس میں چار اشخاص ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔ پولیس نے کئی آدمیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور تحقیقات جاری ہے۔

—— جب گورنر پنجاب بھیرہ میں تشریف لائے۔ تو وہاں کے لالہ نرائن داس ریٹائرڈ منصف گھر سے آپ کو ملنے گئے لیکن انٹرویو کے دوران میں آپ کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔ اور آپ فوراً مر گئے۔

—— دہلی ۴ر مارچ۔ مرزا حیرت صاحب فوت ہو گئے۔

—— لکھنؤ ۳ر مارچ منتخب مسلم ارکان بلدیہ نے حال ہی میں جو مشترکہ استعفا صدر بلدیہ کی وساطت سے کمشنر صاحب کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ وہ منظور ہو گیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— قسطنطنیہ ۲۸ر فروری۔ حکومت ترکیہ نے انگورہ کی از سر نو تعمیر و تزئین کے لئے سالانہ ۲۰ لاکھ پاؤنڈ کی رقم منظور کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک انجمن کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔

—— ام القریٰ (مکہ) مظہر ہے۔ کہ مسجد الحرام میں سائبان لگائے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ جو ضرورت کے وقت لگایا جا سکے۔ اور اس کے بعد اتار دیا جایا کرے۔ پہلے مستقل سائبان کا خیال تھا۔ لیکن ڈاکٹروں نے یہ رائے دی ہے۔ کہ چونکہ صحن حرم مسجد کی ہوا کو دھوپ صاف کر دیتی ہے۔ اس لئے مستقل سائبان مفید نہ ہوگا۔

—— دوسری اصلاح زیر تجویز ہے۔ کہ زمزم کے پانی کو نلوں کے ذریعے تقسیم کیا جائے۔ یہ نل مسجدوں میں لگا دئے جائیں گے۔ جس کے بعد زمزم حاصل کرنے میں کوئی بھی زحمت نہ ہوگی۔

—— پیکن ۲۸ر فروری۔ زرد دریا میں طغیانی آ گئی ہے چنانچہ دہانہ کے قریب کنارے کے تمام مکانات غرق ہو گئے ہیں تقریباً اسی گاؤں اس وقت تہ آب ہیں۔ تخمینہ کیا جاتا ہے۔ تقریباً ۲۰ ہزار چینی بے خانماں ہیں۔

—— برلن یکم مارچ۔ بمقام رکلنگ ہوسن کی ایک معدن میں سرنگ کے اندر آدمیوں کو بٹھا کر نیچے اتارنے کے قفس ٹوٹ کر گر گئے۔ جس کی وجہ سے ۱۳۔ کانکن ہلاک ہوئے اور ۲۵ کو ہسپتال بھیجا گیا۔

—— لنڈن ۲ر مارچ۔ جنوبی ہونان میں سے ینگ ایک شہر ہے جس کی آبادی ۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے وہاں سے ہانکاؤ میں ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ موقوف شدہ سپاہیوں اور کسانوں اور اشتراکیوں نے مل کر اس علاقہ میں قتل عام مچا رکھا ہے بدھ مذہب کے ۳۰۰ پیشواؤں کو ایک مندر میں بند کر کے مندر کو آگ لگا دی گئی۔ جس سے وہ سب جلکر راکھ ہو گئے۔ تمام شہر میں بے انتہا مظالم برپا کر کے لوگوں کو طرح طرح کی اذیتیں دیکر ہلاک کیا گیا۔

—— لنڈن یکم مارچ۔ کل شام کو لنڈن میں ایک جلسہ کے اندر تقریر کرتے ہوئے مسٹر لاکر لیمپسن رکن دارالعوام کی اشتراکیوں سے ہاتھا پائی ہو گئی جس میں مسٹر لیمپسن کو چوٹ آئی۔ آپ تقریر کر رہے تھے۔ کہ بعض آدمیوں نے مزاحمت شروع کر دی۔ صدر مجلس نے دو آدمیوں کو جلسے سے باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور لڑائی شروع ہو گئی۔ مسٹر لیمپسن بھی دوڑ کر موقعہ پر پہنچ گئے۔ مزاحمت کرنے والوں میں سے ایک گرفتار کیا گیا۔ اور باقی جلسہ سے نکال دئے گئے۔ مسٹر لیمپسن کے دائیں ہاتھ کی انگلی ٹوٹ گئی لیکن انہوں نے واپس آکر پھر تقریر شروع کر دی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)